اسی طرح استاد عبدالرب رسول سیاف نے کہا: ''ہم کابل میں امن کی خاطر غیرملکیوں کی موجودگی برداشت کررہے ہیں۔ حکمت یار تو ہمارے بھائی ہیں، ان پر بھلا کون اعتراض کرسکتا ہے''۔ پختون قوم پرست جو ایک طویل عرصے سے حکمت یار کے مخالف رہے ہیں، وہ بھی قومی وحدت اور تعمیر کی خاطر ان کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔ کیوں کہ ان کے خیال میں موجودہ کش مکش میں زیادہ نقصان پختون آبادی کا ہی ہورہا ہے۔ تاہم، بعض مغرب زدہ این جی اوز کے افراد اور اسی فکر کی حامل چند خواتین نے کابل میں اس معاہدے کے خلاف مظاہرے بھی کیے ہیں۔

ڈاکٹر اشرف غنی کی حکومت نے مارچ ۲۰۱۶ء سے کابل میں باقاعدہ رسمی مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ کابل حکومت کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے حزبِ اسلامی نے اپنا سب سے دیرینہ مطالبہ کہ 'غیرملکی افواج کی حتمی اخراج' میں ترمیم کرتے ہوئے اس کو معاہدہ کی بنیادی شرائط میں رکھنے کے بجاے معاہدے کا ایک مقصد اور نصب العین قرار دیا۔ مئی ۲۰۱۶ء میں بالآخر معاہدے کے ایک مسودے پر اتفاق کرلیا گیا، جو حزبِ اسلامی کے نمایندے کریم امین اور حکومت کے نمایندے پیر سید احمد گیلانی نے تیار کرکے دونوں اطراف کے قائدین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یاد رہے کہ سیّد احمد گیلانی بھی روس کے خلاف جہاد میں ایک دھڑے کے سربراہ تھے اور اس طرح گلبدین حکمت یار کے ہم رکاب رہے تھے۔

۲۲ستمبر ۲۰۱۶ء کو کابل میں ایک تقریب کے دوران ابتدائی مسودے پر دستخط ہوئے۔ معاہدے کے حتمی مسودے کو انجینیر حکمت یار کے پاس دستخط کے لیے بھیجا گیا، جو افغانستان میں کسی خفیہ مقام پر مقیم ہیں۔ بالآخر ۲۹ستمبر کو کابل کے صدارتی محل میں تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب سے گلبدین حکمت یار نے ویڈیو لنک کے ذریعے ۳۶ منٹ خطاب کرتے ہوئے اس امن معاہدے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انھوں نے طالبان کو بھی مشورہ دیا کہ وہ افغان حکومت کے ساتھ مذاکرات کریں اور امن وسلامتی کا راستہ اپنائیں۔ ساتھ اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ سیاسی طور پر امریکی افواج کو افغانستان سے نکالنے کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے، اور ملک میں نمایندہ جمہوری حکومت کے قیام کی اہمیت اور عمل پر کوئی لچک نہیں دکھائیں گے۔

افغان صدر ڈاکٹر اشرف غنی نے اس موقعے پر اپنے خطاب میں اس معاہدے کو ایک

بڑی کامیابی اور افغان دستور اور آئین کا تقاضا قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ: ''یہ پورا مذاکراتی عمل دو افغان گروپوں کے درمیان افغانستان کے اندر ہوا ہے، جس میں کوئی غیر ملکی شامل نہیں ہوا، جو افغانوں کا ایک بڑا کارنامہ ہے، جس سے ملک میں امن قائم ہوگا''۔

معاہدے کے اہم نکات میں حکومت کے ذمے یہ کام ہے کہ گلبدین حکمت یار اور حزبِ اسلامی پر بین الاقوامی پابندیوں کا خاتمہ، ان پر عائد کردہ تمام الزامات اور مقدمات کا خاتمہ، حزبِ اسلامی کے ارکان اور مجاہدین کو افغانستان کے قومی سلامتی کے اداروں میں مقام دینا اور ان ۲۰ ہزار افغان مہاجرین خاندانوں کی باعزت افغانستان واپسی کا انتظام کرنا جو پشاور کے نصرت مینہ اور شمشتو کیمپوں میں آباد ہیں۔

اس کے مقابلے میں حزبِ اسلامی نے اپنے ذمے جو کام لیے ہیں، ان میں سب سے اہم نکتہ جنگی حالت سے دست برداری اور ملک کے دستور و قانون کی پاس داری ہے۔ وہ کسی اور گروپ کی بھی جنگی تیاریوں میں مدد نہیں کریں گے۔ مکمل اور دیرپا جنگ بندی پر عمل کریں گے اور اپنا اسلحہ حکومت کے حوالے کر دیں گے اور اپنے طور پر کسی بھی قسم کی جنگی کارروائیوں میں شرکت نہیں کریں گے۔ ملک میں موجود جمہوری اداروں کا احترام کریں گے اور ان کی مخالفانہ تحریکوں کا ساتھ نہیں دیں گے۔

امریکا نے تو حکمت یار کے سر کی قیمت ۲۵ ملین ڈالر لگا رکھی تھی، لیکن اس دوران روس اور فرانس نے حکمت یار کو اقوام متحدہ کی بلیک لسٹ سے نکالنے پر اپنے تحفظات کا اظہار کر دیا۔ اس عرصے میں اقوام متحدہ کا ایک وفد کابل آیا اور اس نے افغان انتظامیہ اور حزبِ اسلامی کے نمایندوں سے معلومات حاصل کیں۔ پھر حزبِ اسلامی نے مؤثر سفارت کاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے، خود روسی اور فرانسیسی حکومتوں پر اپنا موقف واضح کیا، جس کے نتیجے میں ان کے تحفظات دُور ہوئے اور اقوام متحدہ نے ۴ فروری ۲۰۱۷ء کو گلبدین حکمت یار اور ان کی پارٹی پر عائد پابندیاں ختم کر دیں۔ اس طرح یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ مارچ میں جلال آباد کابل میں منظر عام پر آجائیں گے۔ جس طرح ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ افغانستان میں ایک اہم پیش رفت ہوگی، جس سے مثبت توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں اور سرزمینِ افغانستان پر بھارت کی بڑھتی ہوئی تزویراتی پیش رفت میں بھی رکاوٹ پیدا کی جاسکے گی۔

سالہا سال شک کی وادیوں میں بھٹکنے کے بعد ایمان و یقین کی منزلیں طے کرنے والے مصنف کا فکری حاصل

صفحات: 272 قیمت: -/230 روپے

کیا آپ واقعی اپنی خامیوں کو دور کر کے اور خوبیوں سے باخبر ہو کر ایک قابل رشک استاد بننا چاہتے ہیں تو مطالعہ کریں

اختر عباس کی کتاب ''قابل رشک ٹیچر''

صفحات: 256 قیمت: -/400 روپے

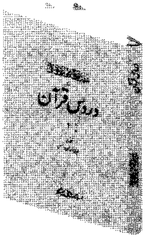

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے

دروس قرآن

پہلی بار کتابی شکل میں

تدوین: حفیظ الرحمٰن احسن

صفحات: 304 قیمت: -/280 روپے

''میں پچاس سال میں بوڑھا ہو چکا تھا

اور اب

72 سال کی عمر میں دوبارہ جوان ہو گیا ہوں''

صفحات: 80 قیمت: -/120 روپے

دیگر اسلامی کتب کے لیے رابطہ کریں: اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790 042-35252501-02 islamicpublication

SMS ur Address: 0322-4673731 @yahoo.com / islamicpak@gmail.com

پاکستانی قومی بیانیے کی تشکیل

حبیب الرحمٰن چترالی°

قومی بیانیہ (National Narrative) دراصل قوم کی نظریاتی شناخت اور فکر وعمل کا ترجمان ہوتا ہے، جس پر قوم متفق ہو یا جمہوری اصول کے مطابق قوم کی اکثریت کا اتفاق راے پایا جاتا ہو۔ قومی بیانیہ نظریاتی بھی ہوسکتا ہے اور سیکولر بھی۔ مصورِ پاکستان علامہ اقبالؒ نے اسلامی نظریے کا مغرب کے سیکولر نظریے سے تقابل کرکے یہ فرمایا تھا۔

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِؐ ہاشمی

قومِ رسولِؐ ہاشمی کا بیانیہ، میثاقِ ریاستِ مدینہ میں جاری کیا گیا تھا۔ عصرِ حاضر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بانیوں نے جنوبی ایشیا کی اس نئی ریاست کی تشکیل کے وقت عہد کیا تھا کہ سیرتِ رسولؐ کی روشنی میں زمانۂ حال میں مملکت خداداد پاکستان کے قومی بیانیہ کی تشکیل کی ضرورت کو ہم اُجاگر کریں گے اور فکر وعمل کے نئے اہداف کی طرف رہنمائی کی کوشش کریں گے، تاکہ ریاستی سطح پر عہدِاول اور عہدِثانی میں وحدتِ فکر وعمل پیدا ہو۔

تجدید اور تجدّد

دین اور اسلامی نظریے کو اگر اصل یا بنیاد قرار دیا جائے تو عصرِ حاضر کے تغیرات پر دو قسم کے جواب ہوسکتے ہیں۔ ایک 'تجدید' کا اور دوسرا 'تجدّد' کا۔ زمانے کے تغیرات کو مدّنظر رکھ کر دین کو بلاکم وکاست بیان کرنے کا نام 'تجدید' ہے جو کہ مستحسن ہے، اور زمانے کے تقاضوں کے نام پر دین کو بدل ڈالنے کا نام 'تجدّد' ہے، جس کی ایک نظریاتی ریاست میں گنجایش نہیں۔ کیوں کہ بندگانِ خدا کے لیے اصل وفاداری کا مرکز خداے وحدہ لاشریک کی ذات وصفات ہے، جس کی تعبیر

° کنٹرولر شعبہ حالاتِ حاضرہ، پاکستان ٹیلی ویژن نیوز، اسلام آباد